کہا نہیں جا سکتا کہ یہ سلسلہ سرکاری اہتمام سے ہے یا غیر سرکاری۔ ہمارے سامنے ایک ترعربی کے تین رسائل ہیں - ۱- ہیہود و تحت یفهم للادیان - ۲- التطبیق یکذب الماركسية ۳- فشل الماركسیه - (یعنی یہ لٹریچر یہود اور مارکسزم کے خلاف ہے۔

دوسرے دو رسائل انگریزی میں ہیں۔ ایک ہے امام دوازدہم (THE TWELFTH AMAM) اس میں شیعی عقیدۂ امامت کے مطابق امام کے غائب ہو جانے اور وقت مقررہ تک زندہ غائب رہنے کا بیان ہے۔ ان کی غیر معمولی طویل زندگی کے حق میں جدید سائنسی تصورات سے استدلال کیا گیا ہے، حالانکہ جس امر کو روحانی معجزہ یا مانا جا رہا ہو اُسے مادی سائنس کے تابع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

حالیہ تبدیلی جو واقع ہوئی ہے اس کا کوئی ذکر نہیں، یعنی امام معصوم کے ظہور سے پہلے کے دور میں امامتِ فقیہ کی بنیاد پر حکومت قائم کر کے جمہوری طریق سے چلائی جا سکتی ہے۔ الجماعت یعنی جمہوریت و شورائیت کا تصور اہل سنت کے یہاں کارفرما رہا ہے۔ اب عملی ضرورت نے ہمارے شیعہ بھائیوں کو بھی اسی روش کے اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

دوسرا پمفلٹ مختصر تاریخ سقیفہ (A BRIEF HISTORY OF SAQIFAH) کے نام سے ہے۔ اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سقیفہ (بنو ساعدہ) کی کارروائی حضرت علیؓ کے خلاف ایک سازش تھی۔ تفصیل میں جائے بغیر ہم تین باتیں غور و فکر کے لیے سامنے رکھتے ہیں: - ایک یہ کہ حضرت علیؓ نے سیاسی پیمانے کا ردِ عمل نہیں دکھایا، جبکہ امام حسینؓ اپنے دور میں زیادہ شدید مزاحمت کے باوجود کم ترقوت کے سامنے اٹھ کھڑے ہوتے تھے، دوسرے یہ کہ عوام کی طرف سے بھی کوئی اہم سیاسی اضطراب سامنے نہیں آیا۔ اور تیسرے یہ کہ خلیفہ بننے والوں نے اُمت کی خیر خواہی کا حق ادا کر کے اور اپنے آپ کو مفاد اور ترجیحات سے محروم رکھ کر ثابت کر دیا کہ وہ واقعی حضورؐ کی تربیت سے منصب خلافت کو سنبھالنے کے لیے پوری طرح فیض یافتہ تھے۔

اس سلسلے میں انقلابیانِ ایران سے ہماری گزارش یہ ہے کہ وہ ماضی کی بحثوں کو اٹھانے کے بجائے ایک نئے کشادہ ذہن کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور ایسا راستہ اختیار کریں کہ شیعہ سنی تمام جھگڑے